السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کی تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد ''صدق اللہ العظیم'' کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کلمہ کو کثرت کے ساتھ لوگ استعمال کرنے لگے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس مقام کے پڑھنے کے لیے اہل علم کو اس کی کوئی دلیل نہیں ملی لہذا اسے معمول نہیں بنا نا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں داخل ہے:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ» (صحیح مسلم الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة الخ حدیث 1718»

''جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں تو وہ (عمل) مردود ہے''

اس کلمہ کا استعمال اگر بدعت نہیں تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے خصوصا جب کہ اسے ہر قراءت کے بعد پڑھا جائے لیکن بعض لوگ تو اس کے اس قدر عادی ہوگئے ہیں کہ وہ نماز میں اسے پڑھنے لگے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے سلف یا سلف امت سے ہرگز ثابت نہیں کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہونے ''صدق اللہ العظیم'' پڑھتے ہوں لوگوں میں اس کلمہ کا عام اور مشہور ہوجانا اور بعض لوگوں کا اسے مستحسن سمجھنا اس کے مشروع یا مستحسن یا لازمی ہونے کے لیے کافی نہیں ہے البتہ تلاوت کے دوران میں اگر کو تعجب انگیز مقام آئے اور انسان کتاب اللہ کی تعظیم کے پیش نظر بعض اور اوقات یہ کہہ دے کہ ''صدق اللہ العظیم'' تو اس مین کوئی حرج نہیں لیکن ہر تلاوت سے فراغت کے وقت اسے معمول بنالینے کا کوئی ثبوت نہیں ہے جیسا کہ تتبع اہتمام اور اہل علم کے ساتھ مذاکرہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص46

محدث فتویٰ